

حافظ ابن دحیہ کا رد کرتے ہوئے علامہ قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

لَيْسَ إِحْيَاءُ هُمَا وَإِيمَانُهُمَا بِمُتَمَتِّعٍ عَقْلًا وَشَرْعًا.

”ان کا دوبارہ زندہ ہو کر ایمان لانا عقلی اور شرعی اعتبار سے ناممکن نہیں ہے۔“

(التذكرة، ص: 141)

علامہ قرطبی رحمہ اللہ کے اس قول پر تبصرہ کرتے ہوئے سنی مفسر، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَهَذَا كُلُّهُ مُتَوَقَّفٌ عَلَى صِحَّةِ الْحَدِيثِ، فَإِذَا صَحَّ فَلَا مَانِعَ مِنْهُ.

”یہ ساری بحث تو حدیث کی صحت پر موقوف ہے۔ اگر اس بارے میں مروی حدیث

صحیح ثابت ہو جائے، تو پھر واقعی یہ ممکن ہوگا (لیکن یہ روایت ہی من گھڑت ہے)۔“

(تفسیر ابن کثیر: 4/195)

الحاصل یہ جھوٹی روایت ہے، نیز قرآن کریم، صحیح احادیث اور اجماع امت کے بھی

خلاف ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے والدین کا دوبارہ زندہ ہونا قطعاً ثابت نہیں۔

سوال ۱۸: کیا حائضہ عورت قرآن کریم کی تلاوت سن سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں! سن سکتی ہے، البتہ خود تلاوت نہیں کر سکتی۔

سوال ۱۹: کیا فتح مکہ کے موقع پر سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے کعبہ کی چھت پر اذان

کہنا ثابت ہے؟

جواب: فتح مکہ کے موقع پر سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے کعبہ کی چھت پر اذان کہنا

ثابت نہیں۔ اس بارے میں مروی روایات کی تحقیق ملاحظہ فرمائیں:

① سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منسوب ہے کہ:

أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِلَاءٍ، يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، فَأَذَّنَ عَلَى